بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ خیبر کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14؍فروری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خیبر کی جنگ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اب خیبر کے دوسرے قلعے کی فتح کا ذکر کروں گا۔

یہ دوسرا قلعہ صعب بن معاذ کہلاتا ہے۔ اس قلعے میں خیبر کے باقی تمام قلعوں کی نسبت زیادہ کھانا، جانور اور سازوسامان تھا، اس میں پانچ سو جنگجو رہتے تھے۔ مسلمانوں نے اس قلعے کا محاصرہ کیے رکھا، مگر کامیابی نہ ہوئی۔ صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شدّتِ بھوک کا اظہار کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے جس سے مَیں آپ لوگوں کو تقویت بخشوں۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ! ان کے لیے فتح کر دے جو کھانے اور چربی سے بھرا پڑا ہے۔ اس کے بعد کچھ صحابہؓ اور یہود کے درمیان مبارزت ہوئی جس میں ایک صحابیؓ نے یہودی کے سر پر کاری ضرب لگائی اور قومی تفاخر کا نعرہ لگایا۔ اس پر صحابہؓ نے کہا کہ اس کا جہاد باطل ہو گیا یعنی قومی نعرہ لگا کر اس نے جو فخر کیا ہے اپنی بڑائی بیان کی ہے یہ درست نہیں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے فرمایا کوئی بات نہیں! اس کو اجر ملے گا اور اس کی تعریف بھی کی جائے گی۔ یعنی ایسے موقعے پر اگر کوئی ایسی بات کر دی جائے تو کوئی بری بات نہیں۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تیر اندازی کر رہے تھے اور آپؐ کا ایک بھی نشانہ خطا نہیں گیا، اور آپؐ میری جانب دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت حباب بن

منذرؓ نے اپنے جوانوں کے ساتھ قلعے کے اندر داخل ہو کر سخت جنگ کی اور بالآخر اُسے فتح کر لیا، اور غلّے پر قبضہ کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی کھلاؤ مگر اٹھا کر کچھ نہ لے جانا۔

اس کے بعد تیسرے قلعے قلعہ زبیر کی فتح کا ذکر ہے۔ جب یہود قلعہ صعب اور ناعم سے نکل کر زبیر کے قلعے کی طرف بھاگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کیا۔ یہ قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔ آپؐ نے تین دن اس قلعے کا محاصرہ کیے رکھا اور کامیابی نہ ہوئی۔ ایک یہودی نے حاضر ہو کر امان دیے جانے کی شرط پر عرض کی کہ اگر آپ اس طرح ایک مہینہ بھی ان کا محاصرہ کیے رکھیں تو انہیں فرق نہیں پڑتا۔ ان کی زمین کے نیچے سُرنگیں ہیں، یہ رات کو نکلتے ہیں پانی لاتے ہیں اور اپنے اپنے قلعوں کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کے پانی کا رستہ کاٹ دیں تو یہ ہتھیار ڈال دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پانی کی جگہ کاٹ دی۔ جب پانی کا رستہ منقطع ہو گیا تو وہ باہر نکل آئے اور شدید قتال شروع ہو گیا۔ اس روز مسلمانوں میں سے کچھ صحابہؓ شہید ہو گئے اور یہود میں سے دس آدمی قتل ہوئے اور آپؐ نے فتح حاصل کی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شقّ کے قلعوں کی طرف تشریف لے گئے۔

یہاں یہودی سردار سلام بن مشکم کے مارے جانے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ تاریخ میں مذکور ہے کہ یہ بیمار تھا اور اسی سبب سے جنگ میں حصّہ نہیں لے رہا تھا، اس کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ کہیں اور چلا جائے مگر اس نے یہ مشورہ نہ مانا اور بالآخر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر اس کی بیماری کا واقعہ درست بھی ہو اور یہ عملاً جنگ کرنے والا نہیں بھی تھا تو بھی اس کا قتل اس لحاظ سے قابلِ اعتراض نہیں کہ اپنے لشکر کو جنگ میں بھیجنے کے لیے اُس نے تیار کیا تھا اور ان کی عمومی نگرانی بھی کر رہا ہو گا، تو اس دوران جنگ کے ماحول میں کسی صحابی نے اُسے بھی قتل کر دیا۔ لشکر کے سردار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور سردار کے مرنے سے لشکر ہمت چھوڑ بیٹھتا ہے۔ پس اس لحاظ سے اس کا قتل کوئی جائے اعتراض نہیں۔

شقّ دو قلعوں کا مجموعہ تھا۔ سب سے پہلے آپؐ قلعہ اُبی کی طرف متوجہ ہوئے اور ایک پہاڑی پر کھڑے ہو کر آپؐ نے قلعے والوں سے قتال کیا۔ ابتدا میں مبارزت ہوئی۔ حضرت حباب بن منذرؓ، اہلِ جحش میں سے ایک شخص اور ابو دجانہؓ نے مسلمانوں کی طرف سے مبارزت کی، مبارزت میں مسلمانوں کی کامیابی پر یہود مبارزت سے عاجز آ گئے۔ اس پر مسلمان آگے بڑھے اور قلعے پر حملہ آور ہو گئے۔ یہود نے مسلمانوں پر سخت تیر اندازی کی، مسلمانوں نے جواباً تیر اندازی کی مگر چونکہ یہود اوپر بُرجوں سے مسلمانوں پر تیر برساتے تھے،

اس لیے مسلمانوں کا اس حملے سے نقصان ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہود بالخصوص اُس حصّے کو حملے کا نشانہ بنانا چاہتے تھے جہاں حضور ﷺ پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کے ساتھ موجود تھے کہ ایک تیر آپؐ کے کپڑوں کو آلگا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ اس تیر کے لگنے سے زخمی ہوئے، اور اس پر آپؐ نے ایک مٹھی کنکریوں کی لی اور اُن پر پھینک دی۔ جس سے اُن کا قلعہ لرزنے لگا یہاں تک کہ مسلمانوں نے یہود کو پکڑ لیا۔

اس کے بعد تین مزید قلعوں کا مسلمانوں نے محاصرہ کیا اور انہیں فتح کیا۔ ان قلعوں میں قلعہ قموص خاص طور پر مضبوط قلعہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے چودہ روز تک ان کا محاصرہ کیا اور پھر آپؐ نے فیصلہ فرمایا کہ یہود پر منجنیق نصب کی جائے یعنی توپ کے ذریعے سے پتھر پھینکا جائے۔ یہود کو جب اس طرح اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صلح کا مطالبہ کیا۔ یہود کے اس مطالبے پر مسلمانوں کے ساتھ یہود کے ہتھیار ڈالنے کا ایک معاہدہ ہو گیا۔ اس معاہدے میں نبی کریم ﷺ نے یہود کے ساتھ بڑی نرمی کا سلوک کیا۔ صحیح بخاری کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے خیبر یہود کو دیا کہ وہ اس پر کام کریں، وہاں کھیتی باڑی کریں اور اُن کے لیے نصف ہے جو وہاں پیدا ہو۔ خیبر میں ۱۷ صحابہؓ شہید ہوئے۔

تاریخ و سیرت کی کُتب میں مذکور ہے کہ خیبر کی فتح کے بعد جب مسلمانوں اور یہود میں معاہدہ ہو گیا تو لوگ کنانہ اور اس کے بھائی ربیع کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئے۔ کنانہ پورے خیبر کا رئیس تھا اور حضرت صفیہؓ کا خاوند تھا اور ربیع اس کا چچازاد بھائی تھا۔ کنانہ کے پاس یہودی قبیلہ بنو نظیر کے سردار حیّ بن اخطب کا خزانہ تھا جس میں سونے چاندی کے زیورات وغیرہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے اُس خزانے کے متعلق استفسار فرمایا، ان دونوں نے انکار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم دونوں نے مجھ سے کچھ چھپایا اور وہ بعد میں ظاہر ہو گیا تو تم پر اللہ اور اس کے رسول کا کوئی ذمہ نہ ہو گا۔ تاریخ و سیرت کی کتب کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ایک صحابی کو کچھ نشانیاں بتا کر بھیجا اور وہ صحابی یہ خزانہ لے آئے، جس کی قیمت دس ہزار دینار لگائی گئی اور ان دونوں کنانہ اور ربیع کو قتل کر دیا گیا۔ بعض روایات میں کنانہ کو چقماق کے پتھروں سے آگ دیے جانے کا بھی ذکر ہے۔

حضورِ انور نے اس واقعے کی مختلف روایات کو بیان کرنے کے بعد ان پر مجموعی تبصرہ کرتے ہوئے اس واقعے کو خلافِ حقیقت اور رسول اللہ ﷺ کی رحمت سے بعید قرار دیا۔ فرمایا یہاں بھی اعتراض کرنے والوں نے اسلام اور آنحضرتؐ کی ذاتِ مبارک پر اعتراض کیے ہیں گویا آپؐ کو مال و دولت کی حرص تھی۔ پھر

یہ بھی ظاہر کرنا چاہا ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ کس کس طرح کے ظلم روا رکھنے سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ آپؐ کی زندگی تو کھلی کتاب کی طرح ہے۔ آپؐ تو جنگ سے پہلے یہ ہدایت دیتے کہ کسی بچے کسی عورت کو قتل نہ کرنا حتیٰ کہ کسی درخت کو بھی بے سبب نہ کاٹا جائے۔ جو جانوروں کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے وہ انسانوں پر کیسے ظلم کر سکتے ہیں؟ اسی طرح مالِ غنیمت کے لیے جنگ کرنا بھی آپؐ پر ایک بے سر و پا اعتراض ہے۔ خیبر تو وہ جنگ تھی جس پر روانہ ہونے سے پہلے ہی آپؐ نے یہ اعلان فرما دیا تھا کہ جو مال و دولت کی طمع کی وجہ سے جنگ پر جانا چاہے وہ ہمارے ساتھ نہ آئے۔ جس نبیؐ کا اسوہ یہ ہو اُس کے متعلق اگر ایسی کوئی روایت سامنے آئے تو انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اسے بغور دیکھا جائے، اس کی تطبیق اور توجیہ کی کوشش کی جائے۔ آپؐ جو عدل و انصاف کے پیکر اور علم بردار تھے آپؐ سے اس طرح کا فعل منسوب کرنا کسی طرح قرینِ انصاف نہیں۔

حضورِ انور نے مستشرقین کے اعتراضات پر روایات کی اندرونی شہادت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے تبصرہ فرمایا اور ان خلافِ حقیقت روایات کا غلط ہونا ثابت فرمایا۔ علامہ شبلی نعمانی نے اس روایت کو سخت غلط روایت قرار دیا ہے۔ اسی طرح کنانہ کے قتل کیے جانے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اس نے محمود بن مسلمہ کو قتل کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر محمد بن مسلمہ نے اپنے بھائی محمود کے قصاص کے طور پر کنانہ کو قتل کیا۔

موجودہ زمانے کے ایک احمدی مصنف سید برکات احمد صاحب اپنی کتاب 'رسول اکرم ﷺ اور یہودِ حجاز' میں لکھتے ہیں کہ ابنِ اسحٰق نے بغیر کسی سند کے یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ اول تو تعذیب اور وہ بھی آگ کی تعذیب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ پورے خیبر کے اموال کی تقسیم میں اس خزانے کی تقسیم کا کہیں کسی روایت میں ذکر نہیں ملتا۔ نہ ہی اس خزانے کے بیت المال میں داخل ہونے کی کوئی روایت موجود ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا پس یہ ہے اصل حقیقت۔ یہ واقعات آگے چل رہے ہیں۔ یہاں انہی واقعات میں ایک یہودی عورت کا ذکر بھی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی آپ کے خلاف سازش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محفوظ رکھا۔ کیونکہ لمبا واقعہ ہے اس کی تفصیل ان شاء اللہ آئندہ۔

آخر پر حضور انور نے مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب کاہلوں آف آسٹریلیا ابن مکرم شریف احمد صاحب کاہلوں کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔